Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۷ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۳ نبوت ۱۳۵۳ ہش ۔ ۱۳ نومبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۶۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ کل رات کروٹ بدلتے وقت جھٹکا لگ جانے کی وجہ سے درد شدت اختیار کر گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد طبیعت بہتر ہو گئی۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی مومن وہ ہے جو تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا

جو لوگ انسانوں کے نزدیک متقی ہیں ضروری نہیں کہ وہ خدا کی نظر میں بھی متقی ہوں

"قرآن شریف میں جو بڑے بڑے وعدے متقیوں کے ساتھ ہیں وہ ایسے متقیوں کا ذکر ہے جنہوں نے تقویٰ کو وہاں تک پہنچایا جہاں تک اُن کی طاقت تھی بشریت کے قویٰ نے جہاں تک، اُن کا ساتھ دیا برابر تقویٰ پر قائم رہے حتّٰی کہ اُن کی طاقتیں ہار گئیں اور پھر خدا تعالیٰ سے انہوں نے اَور طاقت طلب کی جیسے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے ظاہر ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی اپنی طاقت تک تو ہم نے کام کیا اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی آگے چلنے کے لئے اَور نئی طاقت تجھ سے طلب کرتے ہیں۔ جیسے حافظ نے کہا ہے ؎

تا بداں منزلِ عالی نتوانیم رسید
ہاں اگر لطفِ شما پیش نہد گامے چند

پس خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک متقی ہونا اَور شَے ہے اور انسانوں کے نزدیک متقی ہونا اَور شَے۔ مسیح علیہ السلام کے وقت جو مخالفوں کے جتھے وغیرہ بنتے تھے اس کا باعث بھی یہی تھا کہ جو عام لوگ یہود کے نزدیک مسلّم تھے اور متقی پرہیزگار تسلیم کئے جاتے تھے وہ مخالف تھے۔ اگر وہ مخالف نہ ہوتے تو جتھے وغیرہ نہ بنتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی یہی حال تھا۔ عُجب، بُخل، ریاء، نمود اور وجاہت کی پاسداری وغیرہ باتیں تھیں جنہوں نے حق کی قبولیت سے اُن کو روکے رکھا۔ غرضکہ تقویٰ مشکل شَے ہے جسے اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے تو اس کی علامات بھی ساتھ ہی رکھ دیتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ حق جب ظاہر ہو تو جو اسے خواہ نخواہ ردّ کرتا ہے اور دلائل، معقولات، منقولات اور خدا تعالیٰ کے نشانوں کو ٹالتا جاوے وہ کب متقی ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۷۵)

ملائکہ پر ایمان لانے کا منشاء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۹ء میں فرمایا:۔

"مَیں نے بارہا سُنا ہے کہ ملائکہ پر ایمان لانے کا منشاء کیا ہے؟ صرف وجود کا ماننا تو غیر ضروری ہے اِس طرح تو پھر ستاروں، آسمانوں، شیطانوں کا ماننا بھی ضروری ہو گا۔ پس ملائکہ پر ایمان لانے سے یہ مُراد ہے کہ بیٹھے بیٹھے جو کبھی نیکی کا خیال پیدا ہوتا ہے اس کا محرک فرشتہ سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے، کیونکہ جب وہ تحریک ہوتی ہے تو وہ موقع ہوتا ہے نیکی کرنے کا۔ اگر انسان اس وقت نیکی نہ کرے تو ملک اُس شخص سے محبت کم کر دیتا ہے پھر نیکی کی تحریک بہت کم کرتا ہے اور جوں جوں انسان بے پرواہ ہوتا جائے وہ اپنی تحریکات کو کم کرتا جاتا ہے۔ اور اگر وہ اس تحریک پر عمل کرے تو پھر ملک، اَور بھی زیادہ تحریکیں کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اس شخص سے تعلقاتِ محبت قائم ہوتے جاتے ہیں۔ بلکہ اَور فرشتوں سے بھی یہی تعلق پیدا ہو کر تتنزّل علیھم الملائکۃ کا وقت آ جاتا ہے۔" (خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۳۵)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۴ء

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہو گا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۳ ہجری شمسی مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس الٰہی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ ماہ نبوت ۱۳۵۵ھش

بھوک کے عذاب سے بچنے کا قرآنی طریق

گزشتہ شمارہ میں ہم بعض اخباروں کے حوالہ سے اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ خشک سالی کے باعث اِس امر کا شدید خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ عنقریب دنیا ایک شدید غذائی بحران کا شکار ہونے والی ہے اور کوئی عجب نہیں کہ بھارت اور بنگلہ دیش کی طرح دنیا کے اکثر ممالک پر "بھوک کا عذاب" مسلّط ہو جائے۔ چنانچہ آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے عالمی سطح پر ان دنوں بہت دوڑ دھوپ کی جا رہی ہے۔ اِس دوڑ دھوپ میں وہ عالمی غذائی کانفرنس بھی شامل ہے جس کے اجلاس اِن دنوں روم میں ہو رہے ہیں۔ دنیا بھر کے غذائی ماہرین جمع ہو کر غور کر رہے ہیں کہ نوعِ انسان کو "بھوک کے عذاب" سے بچانے کے لئے کن تدابیر اور منصوبوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اِس ضمن میں ہم نے لکھا تھا کہ ان ماہرین اور دنیا بھر کی حکومتوں کی تمامتر توجہ مادی اسباب و عوامل اور مادی منصوبوں اور تدابیر پر ہی مرکوز ہے لیکن اس صورتِ حال کا ایک روحانی پہلو بھی ہے اور وہ ہے بھی بنیادی اہمیت کا حامل۔ مادی منصوبوں اور تدابیر کے ساتھ ساتھ اس پہلو کو مدّنظر رکھ کر اس سے رہنمائی حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس روحانی پہلو پر تفصیل سے روشنی ڈال کر واضح فرمایا ہے کہ ایسے حالات میں لوگوں کو بھوک کے عذاب سے بچنے کے لئے کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ فی الوقت قرآنی تعلیم کے اِس پہلو کو واضح کرنا ہی ہمارے مدّنظر ہے۔

جہاں تک تمام بنی نوعِ انسان بلکہ تمام ذی رُوح اجسام کے لئے حسبِ ضرورت خوراک کی فراہمی کا سوال ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلی بنیادی حقیقت یہ بیان فرمائی ہے کہ تمام جانداروں کو رزق پہنچانا خود اس کے اپنے ذمہ ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (ھود آیت ۷)

ترجمہ:- اور زمین میں ایسا کوئی بھی جاندار نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔

جب اللہ تعالیٰ نے خود تمام جانداروں کو رزق پہنچانا اپنے ذمہ لیا ہوا ہے تو پھر اگر دیکھا جائے تو قحط پڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق و مالک اور ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ جب ایسی قادرِ مطلق ہستی نے روئے زمین پر بلکہ کائنات میں بسنے والی ہر جاندار مخلوق کو رزق پہنچانا اپنے ذمہ لیا ہوا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی وقت اتنا اناج پیدا اور اتنی غذا مہیّا نہ ہو سکے جو رُوئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے لئے کافی ہو۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس یقین دہانی کے باوجود اگر کسی وقت اور زمانہ میں اتنی خوراک پیدا نہیں ہو پاتی جو رُوئے زمین کے انسانوں کے لئے کفایت کر سکے یا پیدا ہونے کے بعد ضائع ہو جائے اور انسانوں کے کام نہ آ سکے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس وقت اور اُس زمانہ کے لوگ اپنی نافرمانی، بداعمالی اور کرتوتوں کی وجہ سے اس قابل نہیں رہے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں جاندار شمار کئے جائیں بلکہ ان کی حیثیت روحانی لحاظ سے بے جان لاشے یا میّت کی طرح ہو چکی ہے، اسی لئے وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ رزق کی ضمانت ضرور ان کے حق میں پوری ہو اور اس میں کوئی عارضی وقفہ نہ آئے۔ اسی لئے جانداروں کے لئے ضمانتِ رزق کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے دوسری بنیادی حقیقت یہ بیان فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ خود بندوں کے اپنے طرزِ عمل کے مطابق انہیں رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے ان پر بھوک مسلّط کر دیا کرتا ہے تاکہ وہ غلط طرزِ عمل ترک کر کے روحانی حیات سے ہمکنار ہونے کی طرف متوجہ ہوں چنانچہ فرماتا ہے:-

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۳۱)

ترجمہ:- تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو وسیع کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، وہ یقیناً اپنے بندوں (کے حالات) کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

ہر چند کہ اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ جس کو چاہتا ہے رزق میں کشائش اور فراخی عطاء کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے رزق کی تنگی اور بھوک کے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے لیکن ساتھ ہی اس نے اپنے خبیر اور بصیر ہونے کی صفات کا ذکر کر کے واضح فرما دیا ہے کہ خدا ظالم نہیں ہے کہ جس کو چاہے بلاوجہ بھوک کے عذاب میں مبتلا کر دے بلکہ وہ چونکہ اپنے بندوں کے حالات کو جاننے والا اور دیکھنے والا ہے اور اِس بناء پر ان کے اعمال و کردار اور کرتوت اور انکی نیتیں اور ارادے اس سے ہرگز بھی پوشیدہ نہیں ہیں اس لئے جب وہ دیکھتا ہے کہ کسی قوم یا اقوام نے سراسر نافرمانی اور کفر و عصیان کی راہ اختیار کر کے اپنے پر رُوحانی موت وارد کر لی ہے اور اِس طرح اپنے آپ کو ضمانتِ رزق کے استحقاق سے محروم کر لیا ہے تو وہ ان پر رزق کی تنگی اور بھوک مسلّط کر دیتا ہے۔ اس کی تمامتر ذمہ داری بھوک کے عذاب میں مبتلا ہونے والے نافرمانوں، ظالموں اور جان بوجھ کر کفر و عصیان کی راہ اختیار کرنے اور اسے کسی صورت بھی ترک نہ کرنے والوں پر عائد ہوتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد ایسی قوموں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اُس کے ماموروں کا انکار کر کے اور کفر و عصیان کی راہ کو کسی صورت بھی ترک نہ کر کے اپنے آپ کو ضمانتِ رزق کے استحقاق سے محروم کیا اور وہ بھوک اور خوف کے عذاب میں مبتلا ہوئے بغیر نہ رہیں۔ پھر خود اہلِ مکّہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور مومنوں کی بلاوجہ تعذیب کی وجہ سے بھوک اور خوف کی جو حالت طاری ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس کا بطورِ خاص ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ضمانتِ رزق کے استحقاق سے اہلِ مکّہ کی محرومی اور اُنکے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ (النحل آیت ۱۱۳-۱۱۴)

ترجمہ:- اور اللہ ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن اور اطمینان کی حالت میں تھی، اس کا رزق با فراغت اس کے پاس ہر جگہ سے آتا تھا۔ پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا تو اللہ نے اُسے بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھایا، اس کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔ اور ان کے پاس ایک رسول انہی میں سے آیا تو انہوں نے اس کی تکذیب کی۔ سو عذاب نے انہیں آلیا اور (کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ) وہ ظالم تھے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نعماء اور اس کے نشانوں کی ناشکری اور اس کے برگزیدوں کی تکذیب کرنا اور ظلم کی راہ سے انہیں ایذاء پہنچانا اور سراسر کفر و عصیان کی راہ اختیار کر کے اُسی میں مستغرق رہنا ایسے کرتوت ہیں جن کی بناء پر افراد اور قومیں رزق کی خدائی ضمانت سے اپنے آپ کو محروم کر لیا کرتی ہیں اور خدا تعالیٰ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ہونے کے باوجود بعض اوقات انہیں اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت رزق کی تنگی اور بھوک میں مبتلا کر دیا کرتا ہے۔ رزق کی تنگی اور بھوک کا علاج اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ بھوک کے خوف میں مبتلا ہونے والوں کو چاہیئے کہ وہ کفر و عصیان اور ظلم و عدوان کی راہ ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس کے حضور سچے دل سے توبہ کر کے اپنے گناہوں اور مظالم کی بخشش چاہیں۔ یہی وہ علاج ہے جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی نافرمان اور انتہائی سرکش قوم کو بتایا تھا اور آپؑ نے انہیں مخاطب کر کے کہا تھا کہ:-

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ (ھود آیت ۵۳)

ترجمہ:- اور اے میری قوم تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اسکی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

پس خشک سالی اور اس کے اثرات سے بچنے کے لئے ظاہری تدابیر اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، کُفر و عصیان اور ظلم سے اجتناب کرتے ہوئے نوعِ انسان کا اس کی جناب میں جُھکنا، اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرنا اور توبہ اور استغفار سے کام لینا ازبس ضروری ہے۔ اِس آفت سے بچنے کا یہی وہ قرآنی طریق ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں نوعِ انسان کو آگاہ فرمایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی عُمر

(مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب)

یہ کائنات کب سے ہے۔ زمین کب وجود میں آئی۔ اِس میں حیات کب پیدا ہوئی۔ انسان نے کب جنم لیا۔ زمین کا انجام کیا ہے۔ اس کا خاتمہ کب اور کیسے ہوگا؟ یہ وہ چند سوالات ہیں جو ہمیشہ سے انسان کی دلچسپی کا مرکز رہے ہیں اور فلاسفر اور سائنس دان اِن گتھیوں کو سلجھانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ جوں جوں انسان کا علم ترقی کرتا گیا متعدد نظریات قائم ہوتے اور تبدیل ہوتے رہے۔ اِس مقالہ کا مقصد سائنس اور قرآن و حدیث اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں اِن سوالوں کا جواب تلاش کرنا ہے و باللہ التوفیق۔

زمین کی عمر کے متعلق سائنسدانوں کے مختلف نظریات

Mr. W. Maxwell Reed اپنی کتاب The stars for Sam میں زمین کی عمر کے بارہ میں مختلف نظریات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ ہے ہماری زمین کی قدیم تاریخ۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بہت کچھ جان لینے کے باوجود ہم ابھی کچھ بھی نہیں جانتے۔ ہم سب کے سب زمین کے حال اور مستقبل کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کبھی اِن معلومات میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نئے حقائق کی روشنی میں پُرانے نظریات کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"ہماری زمین کی پیدائش کسی ایسے حادثے کا نتیجہ ہے جب آج سے تقریباً دس ارب سال پہلے سورج کسی دوسرے ستارے کے ساتھ ٹکرا گیا یا دونوں اِس قدر قریب سے گزرے کہ سورج متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا (اور زمین سورج سے علیحدہ ہو کر گردش کرنے لگ پڑی)"

جارج گیمو (George Gamow) نے اپنی کتاب Biography of Earth میں لکھا ہے کہ زمین سورج کے بطن سے دو ارب سال پہلے پیدا ہوئی۔

سید محمد تقی صاحب اپنی کتاب "روح اور فلسفہ" میں زمین کی عمر کے بارہ میں مختلف نظریات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حیات کی عمر سے متعلق اب سے کچھ پہلے تک قیاس یہ تھا کہ وہ اسی کروڑ سال پہلے وجود میں آئی تھی۔ لیکن جدید تحقیقات کی بناء پر حیات کی عمر اس سے بہت زیادہ خیال کی جاتی ہے۔ ایڈنبرا یونیورسٹی کے پروفیسر آرتھر ہومس نے بتایا ہے کہ حیات کی عمر لگ بھگ تین ارب سال ہے۔ ..... (الغرض) اب تک حیاتیات کی نصابی کتابوں میں آغازِ حیات کی عمر پچاس کروڑ یا زیادہ سے زیادہ اسی کروڑ بتائی جاتی تھی اور کائنات کی عمر دو ارب سال۔ مگر تازہ انکشافات سے معلوم ہوتا ہے کہ حیات کی عمر تین ارب سال اور غالباً پانچ یا دس ارب کے درمیان یا اس سے بھی زیادہ ہوگی۔"

الغرض سائنسدانوں نے زمین پر زندگی کی عمر دو ارب سے دس ارب سال کے درمیان بیان کی ہے۔

سائنسدانوں نے زمین کی عمر کے اندازے کس طرح لگائے ہیں

یہاں طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ سائنسدانوں نے زمین کی عمر کے اندازے لگائے ہیں؟ اختصار کے ساتھ دو اہم ترین ذرائع کا یہاں ذکر کر دینا مناسب ہوگا۔

۱۔ **سمندروں کی عمر:۔** سمندر ہماری زمین کے تقریباً تین چوتھائی حصوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ سمندر کا پانی نمکین ہوتا ہے لیکن کم لوگوں نے اس پر غور کیا ہوگا کہ یہ نمک ان ہی دریاؤں کا لایا ہوا ہے جن کے پانی کو ہم شیریں کہتے ہیں۔ سمندر کا پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے لیکن نمک سمندروں ہی میں رہ جاتا ہے۔ اس طرح ہر سال سمندر کے پانی میں نمک کی مقدار بڑھتی جاتی ہے۔ ہمارے سمندروں میں اِس وقت جتنا نمک موجود ہے وہ انتہائی مقدار کا تقریباً دسواں حصہ ہے اور اس کا وزن تقریباً چالیس لاکھ ارب ٹن ہے۔ دنیا کے تمام دریا ہر سال تقریباً چالیس کروڑ ٹن نمک مختلف سمندروں میں لا ڈالتے ہیں۔ اگر ہم سمندروں کے کُل نمک اور ہر سال کے اضافہ کا مقابلہ کریں تو سمندروں کی عمر تقریباً ڈیڑھ ارب سال بنتی ہے۔

۲۔ **چٹانوں کی عمر:۔** اللہ تعالیٰ نے چٹانوں میں اپنی ایک گھڑی چھپا رکھی ہے جسے دیکھ کر ماہرینِ ارضیات زمین کی عمر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ وہ گھڑی یہ ہے کہ کچھ چٹانوں میں Uranium اور Thorium کے Radio Active Elements پائے جاتے ہیں جو "الفا ذرات" بڑی تیزی سے اپنے چاروں طرف پھیلاتے ہیں۔ اِن ذرات کے جُدا ہونے کی وجہ سے یہ تابکار عناصر بالآخر سیسہ (Lead) میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایک معیّنہ مدّت میں اِن خارج ہونے والے "الفا ذرات" کی مقدار کا اندازہ ایک نہایت حسّاس آلہ "گیگر کاؤنٹر" کے ذریعہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ ایک ایک ذرّہ کے اخراج کو ریکارڈ کرتا رہتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ یورینیم کی کسی بھی مقدار کو اِس انتشار اور تبدیلی کی وجہ سے نصف رہ جانے میں ساڑھے چار ارب سال لگتے ہیں۔ اسی طرح تھوریم کی مقدار کو نصف رہنے میں ساڑھے سولہ ارب سال لگنے چاہئیں۔ سائنسدانوں کے نزدیک دنیا میں کسی بھی چیز کی عمر دریافت کرنے کے لئے اِس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں۔

اب اِن چٹانوں کا معائنہ کرنے سے جن میں یورینیم اور تھوریم پایا جاتا ہے یہ دیکھ کر کہ ان میں بچا کھچا سیسہ کتنی مقدار میں ہے ان چٹانوں کی عمر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو اندازہ اس طرح پر لگایا گیا ہے وہ تقریباً دو ارب سال بنتا ہے۔

قرآن مجید کی رُو سے ایک زمینی دَور پچاس ہزار سال کا ہوتا ہے اور اس کا آخری سات ہزار سالہ حصہ دَورِ انسانیت یا دَورِ نبوّت کہلاتا ہے۔

چنانچہ سورہ معارج میں آتا ہے کہ سائل پوچھتا ہے کہ دُنیا کو ختم کر دینے والا اٹل عذاب کب آئے گا؟ جس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ عذاب ذوالمعارج خدا تعالیٰ کی طرف سے آکر رہے گا۔ کب آئے گا ــــ اِس کے جواب میں ارشاد ہوا:۔

تعرج الملٰئکة والروح الیه فی یومٍ کان مقدارہٗ خمسین الف سنةٍ

یعنی عام فرشتے اور کلامِ الٰہی لانے والے فرشتے اُس خدا کی طرف اتنی مدّت میں چڑھا کرتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے برابر ہوتی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ایک زمینی دور کا خاتمہ پچاس ہزار سال کے بعد ہوتا ہے یعنی ہر پچاس ہزار سال کے بعد دنیا کا نظام چلانے والے اور کلام الٰہی لانے والے فرشتے اپنے فرائض سرانجام دیکر خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ جایا کرتے ہیں۔ فرشتوں کی ڈیوٹی یا شفٹ تبدیل ہوتی ہے پہلے دور کے فرشتے واپس لوٹ جاتے ہیں اور دوسرے دور کے فرشتے چارج سنبھال لیتے ہیں اس آیت کی تشریح میں پرانے مفسرین اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہی لکھی ہے۔ یعنی اس دور کی جس کا ہمارے ساتھ تعلق ہے حضور تفسیر صغیر میں اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں یہ صلحاء اور اولیاء نے حضرت آدم سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچ ہزار سال کی عمر قرار دی ہے۔ مگر اندازے الگ الگ حساب سے ہوتے ہیں پس یہ اختلاف کوئی نہیں آدم کی نسل سے سلسلۂ انبیاء کی عمر ممکن ہے سات ہزار سال ہو اور طبقات الارض کے اندازے کے لحاظ سے دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہو۔ پس یہ کوئی اختلاف نہیں۔"

حضور کی اس تشریح سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ زمین کا ایک دور پچاس ہزار سال کا اور اس دور کے آدم سے لے کر اس کے خاتمہ تک کا عرصہ سات ہزار سال ہوتا ہے

دور کے خاتمہ کا حال

اسی سورت معارج میں آگے چل کر دور کے خاتمہ کا حال بیان ہوا ہے اور ان خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں آخری زمانہ کے انسان مبتلا ہوں گے اور جو خدا تعالیٰ کے عقاب کو بھڑکانے کا موجب ہونگی۔ اور ان سب امور کو بیان کرنے کے بعد سورت کے آخر میں فرمایا کہ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ کہ یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی یہ ہے تفصیل اس دور کے خاتمہ کی جس کے بارہ میں سائل نے سوال کیا تھا۔

پچاس ہزار سالہ زمینی دَور کے خاتمہ کا حال بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ اس کا خاتمہ شدید شعلہ والے عذاب سے ہوگا۔ آسمان کا رنگ پگھلائے ہوئے تانبہ کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔ اور کوئی شخص اس سے بھاگ کر بچ نہیں سکے گا۔

ان آیات کی تشریح میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"یعنی ایسی ایسی ایجادیں نکل آئیں گی جیسے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کہ جن کے گرنے سے پہاڑوں جیسی مضبوط چیز بھی روئی کے گالوں کی طرح اُڑ جائیگی۔"

ابھی چند روز ہوئے ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ ایک روسی ماہر کے اندازہ کے مطابق اس وقت بھی دنیا میں اتنے ایٹمی ہتھیار موجود ہیں کہ جو ساری دنیا کی مکمل تباہی کے لئے کافی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا قرآن مجید کی بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے

دورِ انسانیت سات ہزار سال کا ہوتا ہے

پچاس ہزار سالہ "زمینی دَور" کے آخری سات ہزار سالہ حصہ کو دورِ انسانیت یا دورِ نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ آخری سات ہزار سال ظہورِ آدم سے لے کر اس دور کے خاتمہ تک ہوتے ہیں۔

پچاس ہزار سالوں کے ابتدائی تینتالیس ہزار سالوں میں زمین دوشیدگی سے تقریباً خالی ہو جاتی ہے اور ہزاروں سالوں کے بعد آہستہ آہستہ زندگی کے قیام اور انسان کی رہائش کے قابل ہوتی ہے۔ گذشتہ دور کے خاتمہ پر جو اکّا دُکّا انسان استثنائی طور پر دنیا کے کسی حصہ میں جان سے بچ جاتے ہیں وہ اس عذاب اور اس کی مسموم فضا سے ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج ہو جاتے ہیں اور انسان کہلانے کے قابل نہیں رہتے بعد [illegible] نسلِ انسانی کا سلسلہ تقریباً ختم ہو جاتا ہے اگر کہیں کوئی بچہ جنم بھی لے تو وہ بھی مسموم فضا سے متاثر ہوتا ہے۔ چنانچہ ایٹم بم کے اثرات بھی ایسے ہی بیان کئے جاتے ہیں۔

حیوانات اس صدمہ سے پہلے نجات حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ درندوں سے بچنے کے لئے وہ نامکمل انسان غاروں میں رہنا شروع کر دیتے ہیں ایک وقت کے بعد خدا کی رحمت پھر جوش میں آتی ہے اور ان کے قویٰ ترقی کرنے لگتے ہیں اور مسموم فضا کے اثرات دور ہونا شروع ہوتے ہیں اور جب وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ مل جل کر رہ سکیں تو اللہ تعالیٰ آدم کو زمین میں اپنا جانشین مقرر کر دیتا ہے۔ وہ انہیں وحدانیت کا ابتدائی درس دیتے ہیں غاروں سے باہر نکال کر معاشرہ کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ عربی زبان اور زراعت کا علم سکھاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد انسان دوبارہ تیزی سے ترقی کی منازل طے کرنے لگ پڑتا ہے۔ اس دورِ انسانیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیکچر سیالکوٹ میں صفحہ ۶-۷ پر فرماتے ہیں :-

"تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لیکر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔ . . . چونکہ یہ آخری ہزار ہے اسلئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اسکے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے۔ جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی"

پھر حضور علیہ السلام لیکچر لاہور میں صفحہ ۳۸-۳۹ پر فرماتے ہیں :-

"یہ سب علامتیں اس زمانہ میں پوری ہو گئیں (یعنی قرب قیامت کی علامتیں) اور ایک اور علامت قرآن شریف نے مسیح موعود کے زمانہ کے لئے قرار دی . . .

فرماتا ہے

إِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۔ یعنی ایک دن خدا کا ایسا ہے جیسا تمہارا ہزار برس ہے۔ پس چونکہ دن سات ہیں اس لئے اس آیت میں دنیا کی عمر سات ہزار برس قرار دی گئی ہے لیکن یہ عمر اس آدم کے زمانہ سے ہے جس کی ہم اولاد ہیں خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے بھی دنیا تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ کون تھے اور کس قسم کے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سات ہزار برس میں دنیا کا ایک دور ختم ہوتا ہے . . . . . ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گذر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت پر آچکے ہیں۔ . .

اس حساب سے انسانی نوع کی عمر میں سے اب اس زمانہ میں چھ ہزار برس گذر چکے ہیں اور ایک ہزار باقی ہے" (باقی)

اشاعت اسلام کیلئے مالی قربانی کے قابل قدر نمونے

۱۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلان پر نو دن گذر چکے ہیں گذشتہ سال اس عرصہ میں وعدہ کی میزان ۲ لاکھ ۲۷۰۰ روپیہ تک پہنچی تھی جبکہ اس سال بفضل خدا ۳۰ لاکھ ۱۲۳ روپیہ کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔

۲۔ مخلصین جماعت نے اپنے محبوب امام کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ عارضی کمی کو جلد از جلد پورا کیا جائے اس رنگ میں بھی قربانی پیش کی ہے کہ نئے سال کے لئے اپنے وعدوں میں غیر معمولی اضافہ پیش کر رہے ہیں مثلاً ایک دوست مکرم محمد اکرم خان صاحب عوضی ربوہ نے اپنا وعدہ تین گنا کر دیا ہے

۳۔ معاونین خصوصی نے احسان [illegible] پر توجہ دینی شروع کر دی ہے ان میں ایک قابل قدر مثال مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی کراچی کی ہے جنہوں نے اپنے وعدہ کو پندرہ سو سے . . .

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کیلئے

مسابقت کی رُوح کے ساتھ پیش کئے جانے والے انفرادی و جماعتی وعدے

(۴)

۱- سیدہ امۃ الباسط صاحبہ بیگم حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم ربوہ		۲۴۲/-
۲- محترم مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ		۵۴۱/-
۳- " ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ		۵۳۸/-
۴- " مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید		۱۴۵۰/-
۵- صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید		۱۹۲/-
۶- " " " " منجانب والدہ مرحومہ		۲۲/-
۷- محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید		۲۶۰/-
۸- مکرم نواب زادہ میاں شاہد احمد خان صاحب ربوہ		۱۵۷/-
۹- " خواجہ محمد شریف صاحب خواجہ ریسٹوران ربوہ مع بیگم صاحبہ		۳۷۵/-
۱۰ " سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ		۵۴/۵۰
۱۱- " چوہدری سلطان احمد صاحب ٹھیکیدار	ضلع لاہور	۱۰۳۰/-
۱۲- " منشی مرید حسین صاحب مریدکے	ضلع شیخوپورہ	۱۰۰۰/-
۱۳- " قریشی عبدالرزاق صاحب دولت پور نوشہرہ	" سیالکوٹ	۱۱۰۰/-
۱۴- " مولانا عبدالمالک خان صاحب و بیگم صاحبہ		۵۰/-
۱۵- " ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی ربوہ		۱۱۲/-
۱۶- " مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ		۱۲۲/-
۱۷- " مرزا اسلم حیات صاحب "		۲۰۹/-
۱۸- " عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی	کراچی	۱۶۰۰/-
۱۹- " ملک فضل حسین صاحب ربوہ		۱۰۰/-

جماعتی وعدہ جات

۱- حلقہ دارالصدر شمالی - ربوہ	۷۸۹۹/-
۲- " دارالنصر غربی "	۱۲۵۰/-
۳- محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ)	۴۷۰۲/-
۴- کریم نگر فارم " " "	۲۳۵۵/-
۵- لطیف نگر فارم " " "	۱۹۶۷/-
۶- نفیس نگر فارم " " "	۵۶۸/-
۷- جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان	۶۰۰/-
۸- حلقہ باب الابواب ربوہ	۸۰۰/-

(وکیل المال اول)

انتخاب زعماء برائے سال ۵۴-۱۳۵۳ ہش / ۷۵-۱۹۷۴ء

ایسی بڑی مجالس جو مختلف حلقہ جات میں منقسم ہیں ان کے قائدین سے گزارش ہے کہ نئے سال کیلئے زعماء حلقہ جات کا انتخاب ۵ار نومبر تک قواعد کے مطابق کروا کر رپورٹ انتخاب منظوری کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

انتخاب فارم ایسے قائدین کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ بڑی مجالس کے جن قائدین کو انتخاب فارم ابھی تک نہ ملے ہوں دفتر مرکزیہ سے فوری رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- جب تک نئے عہدیداران کی منظوری مرکز سے موصول نہ ہو پہلے عہدیداران کام کرتے رہیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالِ نَو اور تجنید

قائدین مجالس اور قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ سے پُرزور التماس ہے کہ سالِ نَو کا آغاز تجنید کی تکمیل سے کریں۔ فہرست تجنید کے فارم ازسرِ نو پُر کروا کر جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں اور یہ خیال رکھیں کہ مجلس کا کوئی خادم حلقہ تجنید سے باہر نہ رہ جائے۔ یہ کام ۲۰ر فتح (دسمبر) سے قبل مکمل ہو جانا چاہیئے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۲۶) پُرانی اور لاعلاج؟ امراض (۲۶) کی کیورز CURES کے نتائج

مکرم جناب خواجہ محمد حنیف صاحب النعمت ہوٹل ربوہ نے لکھا "میری دائیں ٹانگ میں عرصہ سے درد تھی جسے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ پینز کیور (PAINS CURE) استعمال کی مکمل شفا ہو گئی"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ دوا (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں مثلاً دمہ کیلئے استھما کیور وغیرہ۔ مکمل کورس ۱۰/-

کیور رہیڈ ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور - کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

اعلان نکاح

یکم نومبر ۱۹۷۴ء کو بعد از نماز جمعہ محترم چوہدری عبدالحق ورک صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنے صاحبزادے عزیزم چوہدری شریف احمد منصور سلمہٗ ساکن E-627، 6/2-جی، اسلام آباد کے نکاح بہمراہ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نعمت علی صاحب مرحوم ساکن چک نمبر ۲۴ لیفٹ ہاکڑہ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کا اعلان بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مسجد احمدیہ چک مذکور میں فرمایا۔ احبابِ کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور ان کو اور ان کی اولاد کو دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ (عبدالواحد ورک E-627 سیکٹر 6/2-جی، اسلام آباد)

دُعائے مغفرت

۲۶ر اکتوبر بروز ہفتہ لاٹھیانوالہ ۱۹۶ ر-ب میں ایک احمدی طالب علم مکرم رشید احمد صاحب ابن چوہدری فتح محمد صاحب کو رات ساڑھے دس بجے کھڑیانوالہ سے آتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ ان کے ایک بھائی مکرم رفیق احمد صاحب زخمی ہوئے جنہیں کھڑیانوالہ ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل بخشے۔ آمین

اس صدمے سے مرحوم کی والدہ صاحبہ کے دماغ پر خاص اثر ہے احباب انکی صحت کاملہ کیلئے بھی خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ (سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ - حال ربوہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار آجکل بعض وجوہات کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ احبابِ جماعت سے پُرزور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیوں کو دُور فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔

ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید
رائے پور تحصیل پسرور۔
ضلع سیالکوٹ

ضرورت ہے

چمڑے کے گارمنٹ بنانے کیلئے ایک تجربہ کار ماسٹر کٹر (MASTER CUTTER) کی ضرورت ہے۔ اس پتہ پر اطلاع دیں۔

سی۔ ایم خالد
پوسٹ بکس ۷۶۶ - کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایّام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• ۱۶ لاکھ روپے کی گندم خورد بُرد

راولپنڈی ۱۱، نومبر۔ محکمہ خوراک کے ایک ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر اور اس کے چار ساتھیوں کو سولہ لاکھ روپے کی گندم خورد برد کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گندم کی وسیع پیمانہ پر چوری کا سراغ خصوصی پولیس نے لگایا ہے اس سلسلہ میں دیگر بہت سے افراد سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ گندم خورد برد ہونے کا انکشاف پچھلے دنوں پشاور ریلوے اسٹیشن پر کراچی سے آنے والی درآمد شدہ گندم کی ویگنوں کی پڑتال کے دوران ہوا چنانچہ اس کے بعد راولپنڈی لاہور، خانیوال اور لالہ موسیٰ کے اسٹیشنوں پر گندم سے لدی ہوئی مال گاڑیوں کو روک کر ان کی چیکنگ کی گئی۔ بُک کی ہوئی بہت سی ویگنیں غائب پائی گئیں اور باقی ماندہ ویگنوں میں مقررہ مقدار سے بہت کم گندم موجود تھی۔ انسپکٹر جنرل سپیشل پولیس نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ یہ گروہ چینی اور گھی کی سپلائی میں خورد برد کرنے میں بھی ملوث ہے۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۱۲، نومبر ۷۴ء ص۱)

• فرضی کوآپریٹو سوسائٹیوں کے نام پر لاکھوں روپوں کا قرض۔

داؤد خیل ۱۱، نومبر۔ میانوالی کے متعدد بااثر افراد نے پچھلے چودہ سال سے کوآپریٹو بنک میانوالی سے لاکھوں روپے کا قرض لے رکھا ہے لیکن متعلقہ حکام کی طرف سے باز پُرس نہ ہونے اور قرضے کی میعاد گزر جانے کے باوجود ابھی تک لاکھوں روپے وصول نہیں کئے جاسکے۔ ان بااثر افراد نے فرضی کوآپریٹو سوسائٹیاں بنا کر لاکھوں روپے کا قرض حاصل کیا اور پھر اس روپے کو اپنے ذاتی کاروبار میں خرچ کر کے ذاتی منفعت حاصل کر رہے ہیں۔ عوامی حلقوں اور جن افراد کو دھوکہ میں رکھ کر ان کے ناموں یا بعض فرضی ناموں پر متعدد بااثر افراد نے قرضے لے رکھے ہیں انہوں نے متعلقہ حکام سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کو اس پریشانی سے نجات دلائیں اور جعلسازوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

(مساوات لاہور ۱۲، نومبر ۷۴ء ص۵)

• دو ہزار روپے کے زیورات ہتھیا لئے

لاہور ۱۱، نومبر۔ گزشتہ روز شمشیر جیولرز کی دکان پر دو خوش پوش مرد اور ایک عورت آئی۔ انہوں نے ساڑھے چار ہزار روپے کے زیورات پسند کرنے کے بعد فرم کے مینیجر اورنگ زیب کو بتایا کہ وہ افریقہ کے تاجر ہیں اور انٹرنیشنل ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس وقت ان کی جیب میں صرف اڑھائی ہزار روپے ہیں وہ انہیں زیورات دے دے اور باقی رقم ہوٹل میں آکر وصول کر لے۔ مینیجر نے گاہکوں کی ظاہری پوزیشن سے متاثر ہو کر ان پر اعتبار کر لیا اور وہ زیورات لے کر نو دو گیارہ ہو گئے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(روزنامہ مشرق لاہور ۱۲، نومبر ۷۴ء ص۸)

• احمد رضا قصوری کی کار پر حملہ

لاہور ۱۱۔ نومبر۔ کل رات گئے بعض نامعلوم مسلح افراد نے شادمان کالونی کے گول چکر کے قریب قومی اسمبلی کے رکن مسٹر احمد رضا قصوری کی کار پر اندھا دھند فائرنگ کی جس سے مسٹر قصوری کے والد نواب محمد احمد خاں قصوری ہلاک ہوگئے۔ اچھرہ پولیس نے مسٹر قصوری کی رپورٹ پر قتل کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے اور تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس نے تقریباً دو درجن خالی کارتوس جائے وقوعہ سے قبضہ میں لے لئے ہیں۔ (مشرق لاہور ۱۲، نومبر ۷۴ء ص۱)

• لائلپور۔ دو افراد کا قتل

لائلپور ۱۱، نومبر۔ نواحی دیہات میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران دو افراد کو قتل کر دیا گیا۔ قتل کا ایک واقعہ نشاط آباد کے مضافاتی چک ۴۵ ج ب میں ہوا جہاں دو نوجوانوں نذیر احمد اور عبد الغفار نے اپنے دو ساتھیوں کی مدد سے اپنے والد فضل دین کے مبینہ قاتل فضل احمد کو کل رات گئے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ قتل کا دوسرا واقعہ چک ۱۲۵ ر ب میں ہوا جہاں کل رات نامعلوم افراد نے چک ۱۵۸ ر ب کے ایک نوجوان محمد نذیر کو قتل کر دیا اور اس کی لاش ویرانے میں پھینک کر فرار ہو گئے۔

(روزنامہ امروز لاہور ۱۲، نومبر ۷۴ء ص۶)

• ریلوے سیلونوں کا تجارتی مقاصد کے لئے استعمال۔

کھاریاں ۱۱، نومبر۔ ریلوے کے ذرائع کے مطابق محکمہ ریلوے نے حکومت کی ہدایت پر ریلوے کے ان افسران کی فہرستیں تیار کر لی ہیں جو سرکاری سیلونوں کو سرکاری فرائض کی انجام دہی کی بجائے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی خوشنودی کے لئے استعمال کر رہے ہیں یا وہ اپنے سرکاری دوروں کے دوران اپنے سیلونوں میں لکڑیاں، چاول، گندم، گھی، کپڑا یا دیگر اشیاء بھر کر اور انہیں مختلف اسٹیشنوں پر اتار کر لاکھوں کا کاروبار کرتے رہے ہیں۔ (امروز ۱۲، نومبر ۷۴ء ص۲)

گیمبیا میں نصرت جہاں ٹی۔بی۔ اینڈ میڈیکل سنٹر کی مقبولیت

لوگ دُور دراز علاقوں سے آکر علاج کرا رہے ہیں

گیمبیا کے دارالحکومت بانجول کے گنجان آباد علاقہ میں واقع نصرت جہاں ٹی۔بی۔ اینڈ میڈیکل سنٹر کے انچارج مکرم ڈاکٹر انوار احمد خان صاحب نے اپنی ہفتہ وار رپورٹ مرسلہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۷۴ء کے ذریعہ اکتوبر کے دوسرے ہفتے کی جو رپورٹ بھجوائی ہے اس کے مطابق انہوں نے ان چھ ایام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۶ مریضوں کا علاج کیا ہے جن میں سے گیارہ مریضوں کا علاج بالکل مفت ہوا ہے۔ یہ ہسپتال گیمبیا میں نصرت جہاں سکیم کے تحت جاری کردہ پانچ طبّی مراکز میں سے ایک ہے۔ اس سنٹر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایکسرے پلانٹ اور لیبارٹری بھی ہے جس کے انچارج واقفِ زندگی نوجوان مکرم محمود احمد صاحب ایم۔اے ہیں۔ اس کلینک کو جاری ہوئے اب تقریباً چار سال ہونے کو ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے جاری ہے اور دُور دُور سے لوگ یہاں پر علاج کی غرض سے آتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام واقفِ زندگی ڈاکٹروں کو خدمتِ خلق کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

جلسہ سالانہ کے موقع پر

عالمگیر زبانوں کا اجلاس

احباب جماعتِ احمدیہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر شعبہ تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۶، دسمبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں عالمگیر زبانوں کا ایمان افروز اجلاس منعقد ہوگا جس میں دنیا کے کونے کونے سے آنے والے احمدی احباب بیسیوں مختلف زبانوں میں خطاب فرمائیں گے۔ جو دوست اس اجلاس میں شرکت کرنا چاہتے ہوں اور وہ کسی بھی ملکی یا غیر ملکی زبان میں دسترس رکھتے ہوں براہِ کرم خاکسار کو جلد از جلد اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں نیز یہ بھی کہ وہ کس زبان میں تقریر کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد اسلم قریشی مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقرر ناظمین اضلاع انصاراللہ

صدرِ محترم مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق ناظمین اضلاع کا انتخاب ۳۱، دسمبر ۱۹۷۶ء تک منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ مجالس کو ناظمین سے تعاون کرنا چاہیئے:-

نمبر شمار	نام ضلع	نام ناظم ضلع
۱	لاہور	محترم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
۲	پشاور	" میاں عبد الرشید خاں صاحب
۳	سانگھڑ	" ملک نور محمد صاحب

نوٹ:- جن امراء کرام نے ابھی تک ناظمین اضلاع کا انتخاب کروا کے مرکز میں رپورٹ نہیں بھجوائی ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ کرم انتخاب کروا کر اپنی رپورٹ جلد مرکز میں بغرض منظوری بھجوادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کو دو ہفتہ سے زائد عرصہ سے پنڈلیوں اور کمر میں درد کی شدید تکلیف ہے نیز بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے اور پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین (سلطان احمد پیر بدار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷